Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

بروز منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۱۴ رجب ۱۳۹۳ھ ۱۴ ظہور ۱۳۵۲ ہش ۱۴ اگست ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۸۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۳ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال لنڈن میں قیام فرما ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے ۵ ظہور کے رقم فرمودہ ایک مکتوب گرامی میں جو مکرم سید میر مسعود احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کو ۱۰ ظہور کو موصول ہوا یہ تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"میری طرف سے تمام احباب کو السلام علیکم پہنچا دیں میری طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ الحمد للہ"

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور دیگر تمام ارکان قافلہ کی خیر و عافیت اور کامیابی کے ساتھ بخیریت مراجعت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۳ اگست۔ ربوہ کے جو محلہ جات سیلاب سے متاثر ہوئے تھے، ان میں سے پانی اب نکل چکا ہے۔ چنانچہ دار الصدر شمالی دار الصدر غربی۔ فیکٹری ایریا اور محلہ دار الیمن میں سے اب پانی نکل چکا ہے۔ اور جن احباب کو سامان اور اہل و عیال سمیت اپنے مکانات میں سے نکلنا پڑا تھا۔ وہ واپس اپنے مکانات میں جانے لگے ہیں۔ البتہ بہت سے مکانات کو سیلاب کی وجہ سے شدید نقصان پہنچا ہے۔ جس کی تلافی میں کافی وقت لگے گا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس نقصان کی تلافی کے سامان پیدا فرمائے۔

(سیلاب کی تفصیلی خبر صفحہ ۳ پر ملاحظہ فرمائیں)

ضروری اطلاع اور اعلان تعطیل!

ہفتے کے روز (۱۱ اگست) ربوہ اور اس کے گرد و نواح میں اچانک سیلاب آجانے۔ راستے اور بجلی کی رو بند ہو جانے کی وجہ سے ۱۲ اگست کا پرچہ شائع نہیں ہو سکا جس کے لئے ہم قارئین کرام سے معذرت خواہ ہیں۔

۱۴ اگست بروز منگل یوم استقلال کی تعطیل ہو گی لہذا اپندرہ اگست کا پرچہ شائع نہیں ہو گا قارئین مطلع رہیں۔ (مینیجر الفضل)

لنڈن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی مصروفیات

مختصرات

(مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے):۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) ۳۱ جولائی ۱۹۷۳ء بروز منگل:۔ صبح سوا نو بجے (۹¼) کے قریب حضور نیچے دفتر میں تشریف لے آئے اور گیارہ بجکر بیس منٹ تک ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

گیارہ بجکر بیس منٹ پر احباب جماعت سے ملاقات شروع ہوئی۔ ایک بجے ملاقات سے فارغ ہو کر حضور اوپر تشریف لے گئے۔ ڈیڑھ بجے حضور مسجد میں تشریف لائے اور ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ نماز کے بعد حضور اوپر تشریف لے گئے اور محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب۔ مکرم امام بشیر احمد رفیق خان صاحب مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نائب امام مسجد لنڈن۔ مکرم عبد الوہاب بن آدم صاحب مکرم منیر الدین صاحب شمس اور چند دیگر احباب کے درمیان تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک تشریف فرما رہے اور تحریک اشاعت قرآن اور براڈ کاسٹنگ سسٹم قائم کرنے کے بارے میں گفتگو فرماتے رہے۔

شام ساڑھے پانچ بجے حضور مسجد کے لان میں تشریف لائے اور احباب کے ساتھ دیر تک ٹہلتے رہے اور گفتگو فرماتے رہے۔

یکم اگست بروز بدھ:۔ سوا نو بجے کے قریب حضور نیچے دفتر میں تشریف لے آئے اور تقریباً ۱۲ بجے تک ڈاک ملاحظہ فرماتے رہے ۱۲ بجے احباب سے ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ڈیڑھ بجے نماز کے لئے کچھ وقت وقفہ کرنے کے بعد حضور دوبارہ دفتر میں تشریف لے آئے اور احباب سے ملاقات فرماتے رہے۔ کل ۶۸ (اڑسٹھ) احباب نے حضور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ حضور تقریباً پونے تین بجے اوپر تشریف لے گئے۔

۲ اگست بروز جمعرات:۔ حضور صبح نو بجے کچھ دیر کیلئے باہر تشریف لے گئے۔ سوا دس بجے واپس آکر حضور کچھ دیر کیلئے اوپر تشریف لے گئے۔ بارہ بجکر پچیس منٹ پر حضور دوبارہ دفتر میں تشریف لے آئے اور احباب سے ملاقات فرماتے رہے۔ ڈیڑھ بجے نماز کے بعد حضور پھر دفتر میں تشریف لے آئے اور احباب سے ملاقات فرماتے رہے۔ ساڑھے تین بجے فارغ ہو کر حضور اوپر تشریف لے گئے۔ کل ۴۸ احباب نے حضور سے ملاقات کی۔

۳ اگست بروز جمعہ:۔ بعد دوپہر ڈیڑھ بجے حضور جمعہ کی نماز پڑھانے کے لئے تشریف لائے۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے آیت قرآنی فاستبقوا الخیرات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کل کے دور میں اقوام عالم اپنے تمام ذرائع اور دولت ایسے کاموں پر خرچ کر رہی ہیں جو خود اُن اقوام کے لئے اور دنیا کے لئے تباہ کُن ثابت ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے یہ اصول بیان کیا ہے کہ اپنے ذرائع اور اپنی دولت ایسے کاموں میں خرچ کریں جن کا نتیجہ خیر اور بھلائی کی صورت میں ظاہر ہو۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کہ حضور علیہ السلام کی بعثت سے تین سو سال کے اندر اسلام دنیا پر غالب آجائے گا۔ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمان کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اسلام تین صدیوں سے قبل غالب نہیں آئیگا۔ اس سے صرف یہ مراد ہے کہ تین صدیوں کے اندر اندر اسلام اس قدر مکمل غلبہ پا جائے گا کہ باقی اقوام اور مذاہب کی حالت قابلِ ذکر بھی نہ رہے گی۔ حضور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا کہ "میرے اندازے کے مطابق ۱۹۹۰ء سے ۱۹۹۵ء کے درمیان خدا تعالیٰ دنیا کو ایک ایسی روحانی تجلّی دکھائیگا جس سے غلبۂ اسلام کے آثار بالکل نمایاں اور واضح ہو جاویں گے۔

نماز کے بعد حضور کچھ دیر کے لئے مسجد میں ہی تشریف فرما کر احباب سے گفتگو فرماتے رہے۔ حضور نے مجلس خدام الاحمدیہ لنڈن کو یہ ارشاد فرمایا کہ ایک سال کے اندر اندر دو سو خدام کے پاس اپنے سائیکل ہونے چاہئیں۔ نیز سائیکل پر لمبے سفر کی مشق کی بھی ہدایت فرمائی۔ نیز حضور نے انصار۔ خدام اور اطفال کو ہدایت فرمائی کہ وہ غلیل خرید کر اپنے پاس رکھیں۔

مسجد سے تین بجے کے قریب حضور دفتر میں تشریف لے آئے جہاں چوالیس ۴۴ احباب نے حضور سے علیحدہ علیحدہ ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

۴ اگست بروز ہفتہ:۔ حضور صبح آٹھ بجکر دس منٹ پر Sevenoak جو لنڈن سے تقریباً ۳۵ میل کے فاصلے پر ہے، کیلئے روانہ ہوئے۔ یہاں ہارس شو منعقد ہو رہا ہے حضور نے شام پانچ بجے تک ہارس شو (Horse Show) دیکھا۔ ہارس شو کی انتظامیہ نے حضور ایدہ اللہ کی آمد کا اعلان بھی کیا۔ حضور نے وہاں سب سے کم عمر بچے کو جو مقابلے میں شامل ہوا۔ پانچ پاؤنڈ کا انعام بھی عطاء فرمایا۔

شام پانچ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس روانہ ہوئے اور سات بجے شام مشن ہاؤس تشریف لے آئے۔ (خاکسار مرزا غلام احمد)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبد الحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دار الرحمت غربی، ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ر ماہ ظہور ۱۳۵۲ھ

"نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں"

مندرجہ بالا مصرعہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام کا حصہ ہے۔ حضور کا پورا شعر یوں ہے:-

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

اس شعر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک ایسی ابدی صداقت اور اٹل حقیقت کا اظہار فرمایا ہے جس کی ابتدائے آفرینش سے آج تک ہر دور اور ہر زمانہ نے اپنی فعلی شہادت کے ذریعہ تصدیق و تائید کی ہے۔ یہی وہ حقیقت ہے جسکی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن عظیم میں فرماتا ہے:-

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (روم ۴۸)

یعنی مومنوں کی (جو مجھ پر ہی توکل اور بھروسہ رکھتے ہیں) مدد کرنا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ ایک اور جگہ فرماتا ہے:-

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ (مجادلہ ۲۲)

یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ بظاہر حالات خواہ کچھ ہوں بہرحال مَیں اور میرے رسول ہی غالب آئیں گے۔

جب بھی دنیا میں حق کی آواز بلند ہوئی ہمیشہ اس کی شدید مخالفت کی گئی اور مخالفین نے غلط بیانیوں اور اشتعال انگیزیوں کے ذریعہ اسے مٹانا چاہا۔ انہوں نے طرح طرح کی غلط فہمیاں پھیلائیں۔ جھوٹا پراپیگنڈا کیا۔ اور اس طرح بزعم خود یہ سمجھ لیا کہ ہم حق کو دنیا کے تختے سے نیست و نابود کر دینے کے ارادے میں کامیاب ہو جائیں گے ـــــــ اس کے مقابلہ میں حق کے علمبرداروں نے کیا کیا؟ وہ دنیوی لحاظ سے انتہائی کمزور اور بے سروسامان ہوتے ہیں، نہ دولت ان کے پاس ہوتی ہے نہ سیاست اور جتھہ بندی۔ کذب و افتراء اور اشتعال انگیزی کو وہ اپنے رب کے بتائے ہوئے راستے سے انحراف یقین کرتے ہیں اور یہ حربے استعمال کرنا ان کی فطرت ہی کے خلاف ہوتا ہے۔ اس لئے اسے وہ اختیار کر ہی نہیں سکتے۔ تو پھر آخر وہ کس طرح مقابلہ کرتے ہیں؟ ان کے پاس مقابلہ کرنے کے لئے صرف ایک ہی ہتھیار ہوتا ہے اور وہ تعلق باللہ اور دُعاؤں اور قربانیوں کا ہتھیار ہے جس سے وہ خدا تعالیٰ کی پناہ میں آجاتے ہیں وہ اپنے آپ کو لاشے محض سمجھتے ہیں کسی دنیوی طاقت صلاحیت یا تدبیر پر وہ بھروسہ نہیں کرتے بلکہ وہ اپنے خدا میں نہاں ہو کر اُسے ہی اپنی سپر بنا لیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ باطل اپنی تمام طاقت دنیوی مال و دولت اور ذرائع رکھنے کے باوجود ناکام ہوتا ہے اور حق اپنی ہر طرح کی کمزوری اور بے کسی کے باوجود کامیاب و کامران ہوتا ہے۔ دیکھنے والوں کیلئے یہ ایک عجیب نظارہ ہوتا ہے لیکن جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اسکی صفات پر زندہ ایمان و یقین رکھتے ہیں، اُن کے لئے یہ کوئی تعجب کا مقام نہیں ہوتا۔ کیونکہ جو آواز اللہ تعالیٰ کے اذن اور اس کے ارادے سے بلند ہو۔ دُنیا کی تمام طاقتیں مل کر بھی کبھی اسے دبا نہیں سکتیں ؎

یہ ہے تقدیر خداوند کی تقدیروں سے

یہی وہ ابدی حقیقت ہے جس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"دنیا داروں کے غموم و ہموم اور تکالیف کا مقابلہ اہل اللہ یا انبیاء کے مصائب سے کیا جائے تو انبیاء علیہم السلام کے مصائب کے مقابل اوّل الذکر جماعت کے مصائب بالکل ہیچ ہیں۔ لیکن یہ مصائب و شدائد اس پاک گروہ کو رنجیدہ یا محزون نہیں کر سکتے۔ ان کی خوشحالی اور سرور میں فرق نہیں آتا۔ کیونکہ وہ اپنی دُعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی گود میں پل رہے ہوتے ہیں۔ ..... انبیاء پر جو مصیبتیں آتی ہیں اگر ان کا عُشر عشیر بھی انکے غیر پر وارد ہو تو اس میں زندگی کی طاقت باقی نہ رہے۔ یہ لوگ جب دنیا میں بغرض اصلاح آتے ہیں تو ان کی کُل دنیا دشمن ہو جاتی ہے۔ لاکھوں آدمی اُنکے خون کے پیاسے ہوتے ہیں۔ لیکن یہ خطرناک دشمن بھی ان کے اطمینان میں خلل انداز نہیں ہو سکتے۔ اگر ایک شخص کا ایک دشمن بھی ہو تو وہ کسی لمحہ بھی اس کے شر سے امن میں نہیں رہتا۔ چہ جائیکہ ملک کا ملک ان کا دشمن ہو۔ اور پھر یہ لوگ باامن زندگی بسر کریں، ان تمام تلخ کامیوں کو ٹھنڈے دل سے برداشت کریں، یہ برداشت معجزہ و کرامت ہے۔ ..... یہ سب طاقت اور برداشت اُسی دعا کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے جو مومن کو خدا تعالیٰ نے عطاء کی ہے۔"
(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۴۴)

ایک اور جگہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"دنیا کے تختہ پر کوئی انسان ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ہر طرف سے ان پر حملے ہوتے ہیں اور ہر حملہ کرنے والا اُس کی طاقت کے اندازہ سے بے خبر ہو کر سمجھتا ہے کہ مَیں اسے تباہ کر ڈالوں گا۔ لیکن آخر اس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کا بچ نکلنا انسانی طاقت سے باہر کسی قوت کا کام ہے ..... اگر انسانی طاقت کا ہی کام ہوتا تو اس کا بچنا محال تھا۔ لیکن اب اس کا صحیح سلامت رہنا انسان کا نہیں بلکہ خدا کا کام ہے۔ اسی لئے یہ وجود آیات اللہ کہلاتے ہیں۔"
(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۲۰، ۳۲۱)

کچھ عرصہ ہوا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اپنے ایک پُر معارف خطبہ جمعہ میں اس حقیقت پر وجد آفریں پیرایہ میں روشنی ڈالی تھی۔ حضور نے بتایا کہ:-

"خدا کا کوئی بندہ کبھی یہ نہیں کہتا کہ چونکہ مجھ میں کوئی کمزوری نہیں اس لئے دشمنِ خدا مجھ پر غالب نہیں آسکتا۔ وہ تو یہی کہتا ہے مَیں تو کلّی طور پر کمزور ہی کمزور اور لاشئِ محض ہوں۔ لیکن میں نے جس ہستی کا دامن پکڑا ہے وہ ہر کمزوری اور نقص سے پاک ہے۔ ..... بجائے اس کے کہ ہم اپنے نفس پر یا اپنے اعمال پر یا اپنے افعال پر یا اپنے علم پر یا اپنے تجربہ پر یا اپنے جتھہ پر یا اپنی دلیری پر بھروسہ کریں، ہم نے اس کی محبت کو اور اس کے پیار کو پہلے سے زیادہ جذب کرنے کے لئے نیک اعمال بجالانے میں۔ خیر اور نیکی کے کام کرنے میں اور بھی زیادہ سرعت دکھانی ہے۔ یہی وہ حقیقت ہے جس میں "یار نہاں" میں نہاں ہو جانے کا راز مضمر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی معنے میں فرمایا ہے ؎

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں"

(الفضل ۱۹ر جون ۱۹۷۳ء)

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں صحیح معنوں میں اِس مقام پر قائم ہو جانے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

انشاء اللہ العزیز جامعہ احمدیہ میں نئے سال کا داخلہ ۱۲ر ستمبر ۱۹۷۳ء مطابق ۱۲ر تبوک ۱۳۵۲ہش سے شروع ہو رہا ہے۔ خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے طلبہ داخلہ لے سکتے ہیں۔ داخلہ کا کم از کم معیار میٹرک پاس ہے۔

عہدیداران جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو خدمتِ دین کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کی تحریک فرمائیں۔

پراسپکٹس اور فارم داخلہ دفتر جامعہ احمدیہ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جزائر فجی میں تبلیغِ اسلام

جزائر مشرقی بحر الکاہل میں قرآن کریم کی وسیع اشاعت۔ وزیر اعلیٰ جزائر فجی کو انگریزی اور فجی ترجمہ قرآن کی پیشکش طوفان وسیلاب سے تباہ حال لوگوں کیلئے جماعت کی طرف سے دس ہزار روپیہ کی امداد

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج جزائر فجی

اللہ تعالیٰ شاہد ہے کہ ہر احمدی مسلمان اُس کے فضل و کرم سے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اور آپ کے لائے ہوئے دین و شریعت کو خاتم الادیان اور خاتم الشرائع یقین کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ازل سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ختم نبوت کا یہ اکمل و اعلیٰ اور افضل ترین درجہ مقدر کر رکھا تھا اور اس امتیازی شان اور بلند ترین مقام پانے میں اور کوئی نبی آپ کا شریک نہیں حضور رسول مقبول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی شریعتیں یکے بعد دیگرے آتی رہیں لیکن تکمیل شریعت اور تکمیلِ ہدایت و اشاعت کا کام بنی نوع انسان کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ذریعہ اور آپ ہی کے نہ ختم ہونے والے زمانہ سے مخصوص کر رکھا تھا اور اسی بے نظیر خوبی و فضیلت کی بناء پر دین اسلام کی اکمل و اعلیٰ ترین شریعت قرآن کریم آپ کے خاتم النبیین ہونے کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔

تکمیل اشاعت شریعت

اگرچہ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں اس شریعت کاملہ اور نعمتِ تامہ و عظمیٰ کی اشاعت اس وقت کی محدود جانی پہچانی دنیا میں ہر جگہ وسیع طور پر کی گئی اور بعد میں بھی یہ تبلیغ و اشاعت کا سلسلہ ہر طرف جاری و ساری رہا تاہم قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں اور اکثر ائمہ اولیاء و محدثین اور مفسرین اور علماء کرام کے نزدیک حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی اس شریعت کاملہ کی پورے طور پر عالمگیر تکمیل اشاعت کا زمانہ اسی موجودہ دور یعنی مسیح موعود کا زمانہ ہے جس میں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک طرف تمام دنیا میں دور و نزدیک آمد و رفت اور پیغام رسانی کے وسائل اتنے وسیع تیز آسان اور آرام دہ کر دیئے ہیں کہ اس لحاظ سے ساری دنیا عملاً آجکل ایک ملک اور ایک قوم کی طرح معلوم ہونے لگی ہے اور دوسری طرف اس کرۂ ارضی کے سب غیر معروف اور غیر معلوم علاقے قومیں اور جزائر وغیرہ معلوم اور ایسے ظاہر و باہر ہو گئے ہیں کہ دنیا میں ہر سمت ہر جگہ اور ہر جزیرہ و ملک میں پہنچکر بلکہ بعض حالات میں پہنچے بغیر بھی اسلام کا عالمگیر پیغام اور شریعتِ کاملہ کے احکام سنے سنائے اور پہنچائے جا سکتے ہیں اس صدی میں ایسی ایسی ایجادیں کلیں مشینیں آلات پرنٹنگ پریس اور ریڈیو وغیرہ کا سلسلہ ایسے حیرت انگیز طور پر پھیل گیا ہے کہ تکمیل اشاعت شریعت یا بالفاظ دیگر تبلیغ اسلام کا مقدس فریضہ نہایت کامیابی اور تسلی بخش طور پر ادا کیا جا سکتا ہے اور بفضل اللہ تعالیٰ ادا کیا جا رہا ہے

یہ بھی حقیقت ہے کہ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کی پیشگوئی کے مطابق یہ سب میکانک اور ٹیکنالوجی کی ترقی اور مذکورہ بالا ایجادات اللہ تعالیٰ نے شریعتِ کاملہ حقہ قرآن مجید کی عالمگیر اشاعت کی تکمیل میں آسانیاں پیدا کرنے کے لئے فراہم فرمائی ہیں نیز یہ کہ وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرما کر حضور کے ذریعہ ایک ایسی مخلص اور قربانی کرنے والی جماعت بھی قائم فرما دی ہے جس نے یہ عظیم انقلاب دنیا میں برپا کرنا تھا اور کر رہی ہے پس کوئی مانے یا نہ مانے مگر دنیا دیکھ اور محسوس کر رہی ہے کہ نصف صدی سے زائد عرصہ سے اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت سے یہ اہم کام لے رہا اور اس روحانی انقلاب عظیم کے سامان پیدا کر رہا ہے جو کہ ہر چشمِ بینا دیکھ سکتی ہے

خلافت ثالثہ میں اشاعت قرآن

یہ امر خوش کن ہے کہ محض اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت کے زمانہ سے خدمتِ قرآنِ حکیم اور اس کی وسیع تبلیغ و اشاعت کا کام اب تیز سے تیز تر ہوتا چلا جا رہا ہے اور قرآن کریم دنیا کی مختلف بین الاقوامی زبانوں اور لوکل زبانوں میں بھی ترجمہ ہو کر کرۂ ارضی کے کونے کونے میں پھیلتا چلا جا رہا ہے جس کے نتیجہ میں اسلام اور امتِ مسلمہ کے حق میں دنیا کے بعض براعظموں میں خصوصی طور پر غیر معمولی نتائج پیدا ہو رہے ہیں اور بندگانِ خدا کے دل قرآنی تعلیم کی طرف مائل ہوتے جا رہے ہیں اور وسائل کی کمی کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ادنیٰ خدام کی کوششوں اور خدا کے اسلام کی نصرت سے اسلام خاموشی سے دلوں کو فتح کرتا چلا جا رہا ہے۔

مشرقی بحر الکاہل کے ممالک میں اشاعت قرآن

اگرچہ اس میں شک نہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم سے اشاعتِ قرآن حکیم کا یہ کام یورپ و افریقہ اور دیگر ممالک میں بہت وسیع پیمانہ پر ہو رہا ہے لیکن جس ملک (جزائر فجی) سے خاکسار یہ سطور لکھ رہا ہے یہاں بھی بفضل اللہ تعالیٰ گزشتہ چند سال سے بڑی تعداد میں چھوٹے بڑے سائز کے قرآن کریم سادہ اور مترجم اردو اور انگریزی نیز مع تفسیر اور لوکل زبان میں بھی مفت اور برائے نام ہدیہ پر نگری نگری اور شہر بشہر متواتر تقسیم کئے جا رہے ہیں۔

آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ۔ فجی۔ جزائر ٹونگا۔ پاپوا نیو گنی۔ جزائر کک [illegible] مغربی اور مشرقی ساموا (samoa) جزائر نیو ہیبرڈیز اور ہونیارا وغیرہ ان سب ممالک بحر الکاہل کی یونیورسٹیوں کالجوں پبلک لائبریریوں سکولوں ہوٹلوں مختلف سوسائٹیوں سوشل کلبوں اور نادیوں وغیرہ کی لائبریریوں کو قرآن کریم کے مختلف بڑے چھوٹے انگریزی ایڈیشن مفت پیش کئے گئے ہیں جو کہ شکریہ کے ساتھ قبول کئے گئے اور اب ان لائبریریوں کی الماریوں میں رکھے ہوئے ہیں اور پبلک ان سے فائدہ اٹھاتی ہے اس کے علاوہ بیسیوں نادار طالب علموں یونیورسٹی کے پروفیسروں ٹیچروں وغیرہ نے ہم سے خود بھی قرآن کریم طلب کئے اور کر رہے ہیں بعض کو مفت پیش کئے گئے اور بعض نے خود پیشگی قیمتیں ادا کیں بعض خود آکر لے جاتے ہیں۔

جزائر فجی میں باہر سے آنے والے بڑے بڑے شاہی اور معزز مہمانوں بادشاہوں چیفوں گورنروں وزراء اعلیٰ اور پارلیمنٹوں کے مختلف ممبروں ہائی کمشنروں ملکی سفیروں میں سے اکثر کو خود بطور نمائندہ جماعت یا تبلیغی وفد کی صورت میں مل کر تبلیغ اسلام کی گئی جس کے بعد انہیں قرآن کریم انگریزی سوانح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم "اسلامی اصول کی فلاسفی" اور دیگر اسلامی کتب پیش کی جاتی رہیں جو کہ ہر ایک نے شکریہ کے ساتھ قبول کیں اور بعض نے اپنے ملک واپس جا کر شکریہ کے خطوط بھی لکھے ایسے اکثر اسلامی لٹریچر اور قرآن پاک کا مالی ہدیہ یا قیمت جماعت احمدیہ فجی کے بعض مخلص اور مخیر احباب حصولِ ثواب کی خاطر اپنی جیب سے پیش کر کے ادا فرماتے رہے جزاھم اللہ تعالیٰ۔

وزیر اعلیٰ جزائر فجی کو تبلیغ

اسی سلسلہ میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مدظلہ العالی کے توجہ دلانے پر جماعت احمدیہ فجی کے ایک خاص تبلیغی وفد نے جو کہ مبلغین اور چند مخلص احباب پر مشتمل تھا۔ خاکسار کی قیادت میں جزائر فجی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے وزیر اعلیٰ راتو سر کامیسے مارا سے خاص ملاقات کرکے انہیں اسلام کے بنیادی اصولوں اور قرآن کریم کی بے مثال تعلیم سے آگاہ کیا۔ یہ وزیر اعلیٰ فجی کے ان اصلی باشندوں کے ہیڈ یا ٹرائبس پیراماؤنٹ چیف ہیں جو کہ تقریباً ایک ہزار سال یا زائد عرصہ سے مشرقی افریقہ وغیرہ سے کشتیوں کے ذریعہ سفر کرکے ان جزائر میں آکر اس وقت آباد ہوئے جبکہ بقول ان کے ان جزائر میں کوئی آدم زاد بلکہ جانور بھی نہیں بستا تھا۔ واللہ اعلم مگر اٹھارویں صدی میں یورپین اقوام و نفوذ اور عیسائی پادریوں کی کوششوں سے یہ سب عیسائی بنا لئے گئے۔

وزیر اعلیٰ صاحب کے ہاں تبلیغی تقریب کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ جو کہ برادرم مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے فرمائی۔ اس کے بعد خاکسار نے جماعتہائے احمدیہ فجی کی طرف سے گلانانا کاوڈی ایڈریس پڑھا۔ جس میں سب سے پہلے جناب وزیر اعلیٰ صاحب کو ملکہ برطانیہ کی طرف سے حال ہی میں پریوی کونسل کا خاص ممبر بنائے جانے پر اور ان کی قیادت و رہنمائی میں ان کی پارٹی کے عرصہ حکومت میں ملک کی خوشحالی اور ہر لحاظ سے ترقی کی راہ پر گامزن ہونے پر پُرخلوص مبارکباد پیش کی اور ملک میں مکمل مذہبی آزادی کو سراہا پھر اپنی جماعت اور مشن کا مختصر تعارف کرا کے اسلام کے بنیادی اصولوں اور قرآن کریم کی عالمگیر تعلیم اور بین الاقوامی اسلامی اخوت اور دنیا میں امن اور شانتی قائم رکھنے کے قرآنی گر بیان کرکے انہیں قرآن کریم کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے اور سچائی قبول کرکے سعادت دارین حاصل کرنے کی دعوت دی۔ نیز بتایا کہ حضرت مسیح اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے نبی تھے لیکن ان کی نبوت اور مشن و تعلیم کا تعلق صرف بنی اسرائیل سے تھا اور درحقیقت وہ صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے بچکر اور کشمیر جا کر انہوں نے ۱۲۰ سال کی عمر میں طبعی وفات پائی۔

اس کے بعد محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مدظلہ العالی کی طرف سے انہیں ان کا سلام اور نیک تمنائیں اور مبارکباد پہنچائیں اور آخر میں ان کے لئے اور ملک کی بہتری کے لئے دعائیں کیں۔

یہ ایڈریس ختم ہونے پر خاکسار نے محترم چوہدری صاحب مدظلہ ہی کی طرف سے انہیں قرآن کریم عربی مع ترجمہ انگریزی مترجم جناب چوہدری صاحب۔ لائف آف محمد از سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ۔ اسلامی اصول کی فلاسفی انگریزی اور بعض دوسری ضروری کتب بطور تحفہ پیش کیں مرکز کی طرف سے شائع شدہ بڑا انگریزی قرآن کریم مع تفسیر ان کو ۱۹۷۰ء میں پیش کیا جا چکا ہوا تھا۔ مکرم مرزا غلام احمد صاحب فرخ فاضل مبلغ فجی نے ان کے بعد ان کو ان کی لوکل فجین زبان میں ترجمہ شدہ قرآن کریم کا ایک حصہ اور یہ "مسیح کہاں فوت ہوئے" اور "اسلامی اصول کی فلاسفی" اور دیگر پمفلٹ بزبان فجی پیش کئے جنہیں وصول کرکے وہ بہت خوش ہوئے۔ یہ سب فجین اسلامی لٹریچر جو کافی تعداد میں ہماری لائبریری میں موجود ہے۔ مکرم برادرم شیخ عبدالواحد صاحب سابق مبلغ انچارج فجی کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔

اسی موقع پر فجی میں حال ہی میں دو مرتبہ آمدہ طوفان اور سیلاب وغیرہ کے نتیجہ میں بے خانماں برباد ہو جانے والے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے خاکسار نے ۸۰۰ ڈالر کا ایک چیک وزیر اعلیٰ ہی کی طرف سے قائم کردہ "ہریکین ریلیف فنڈ" میں جماعتہائے احمدیہ فجی کی طرف سے پیش کیا۔ اور انہیں بتایا کہ اس مالی عطیہ یا امداد کا نصف ۴۰۰ ڈالر تقریباً پانچ ہزار روپیہ حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاکستان سے بھجوایا گیا ہے اور باقی فجی احمدیہ مشن کے ممبران نے باوجود خود بھی طوفان و سیلاب وغیرہ سے نقصان اٹھانے کے بڑی ہمدردی اور شفقت کے جذبہ سے جمع کرکے پیش کیا ہے۔

وزیر اعلیٰ کا خطاب

ہمارے مذکورہ بالا ایڈریس اور دیگر کارروائی کے جواب میں وزیر اعلیٰ نے کھڑے ہو کر نہایت خوشی اور شکر و امتنان کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ فجی کا ملک اس لحاظ سے بڑا خوش قسمت اور اپنی مثال آپ ہے کہ یہاں ہر مذہب و ملت اور قوم کے لوگ باوجود اختلاف تمدن و مذاہب کے آپس میں نہایت محبت، ہمدردی، امن اور شانتی سے رہتے اور ہر موقعہ پر باہمی تعاون اور میل جول سے کام لیتے ہیں۔ پھر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مدظلہ سے اپنے پرانے تعلقات اور ان کی بین الاقوامی شہرت و قابلیت و لیاقت کا ذکر کرکے اپنی طرف سے محترم چوہدری صاحب کو نیک جذبات اور شکریہ پہنچانے کی ہمیں تاکید کی۔ اور خود بھی انہیں لکھنے کے لئے مجھ سے ان کا ایڈریس لیا۔

آخر میں وزیر اعلیٰ صاحب نے فرمایا کہ میں مذہب سے دلچسپی رکھتا ہوں اور ایک مرتبہ سرسری طور پر قرآن کریم اور بائیبل کا مقابلہ و موازنہ کر چکا ہوں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ قرآن کریم بائیبل کے بعض بیانات کی تصحیح کرتا ہے اب پھر میں یہ ترجمہ بھی ضرور مطالعہ کروں گا بلکہ میری خواہش ہے کہ مختلف مذاہب کے لیڈر اور سوسائٹیاں اپنے اپنے پیروؤں اور ممبروں کو دوسرے مذاہب کا مطالعہ اور ان کی خوبیوں کا اعتراف کرنے اور انہیں اپنانے کی تلقین و تحریک کریں تاکہ آپس میں محبت اور باہمی مفاہمت کی فضا قائم ہو۔ اور لوگ باوجود اختلاف مذہب کے اپنے آپ کو ایک ہی قوم یا یونٹ تصور کریں۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مالی امداد پر بھی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کی طرف سے پاکستان میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں اور یہاں کے لوکل احمدی ممبران کو بھی میری طرف سے خاص طور پر شکریہ خیر خواہی اور محبت کے جذبات پہنچا دیئے جائیں۔

آخر میں ہم سب نے اجتماعی دعا کی جس میں وزیر اعلیٰ بھی اپنے رنگ میں شریک ہوئے اور دعا کے متعلق اپنے عقیدہ اور یقین کا اظہار کرکے فرمایا کہ آپ لوگوں نے اپنے اسلامی طریق پر دعا کرکے اس تقریب کو ختم کرنے سے اسے اور بھی بابرکت بنا دیا ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اپنے خدا اور مذہب اسلام کو اپنی زندگی کے کسی پہلو اور کسی مرحلہ پر بھی نہیں بھولتے اور خدا پر ایمان و یقین رکھنے والوں کا عمل ایسا ہی ہونا چاہیئے پھر اٹھتے ہوئے انہوں نے ایک مرتبہ پھر فرمایا کہ میں آپ سب کا اپنی اور اپنی گورنمنٹ کی طرف سے تہ دل سے ممنون ہوں اور آپ کے پیش کردہ مقدس تحائف اور بروقت مالی امداد کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں

ہمسایہ ممالک میں اشاعت قرآن کریم

جناب وزیر اعلیٰ فجی کے علاوہ بھی گزشتہ عرصہ میں فجی احمدیہ مشن کی طرف سے جناب گورنر جنرل صاحب فجی راتو سر جارج ڈاکمباؤ۔ عالیجاہ شاہ اور گورنر جنرل جناب ٹونگا۔ وزیر اعلیٰ جزائر کُک سر البرٹ ہنری وزرائے اعلیٰ مغربی و مشرقی ساموا SAMOAS. وزیر اعلیٰ اور وزیر مال جزائر ٹونگا۔ منسٹر خارجہ نیوزی لینڈ۔ وزیر اعلیٰ جزائر نیو ہیبرڈیز اور اس علاقہ کے کئی اور سرکردہ لیڈروں اور پولیٹیکل امراء ہی سربراہوں کو قرآن کریم اور اسلامی کتب پیش کرنے کے مواقع میسر آئے اور خدا کے فضل و کرم سے آتے رہتے ہیں۔ ان سے اکثر کے ساتھ زبانی بھی اسلامی اصولوں، فضائل قرآن اور موجودہ زمانہ کے ناگفتہ بہ حالات اور مشکلات کے مذہبی حل اور طریق کار پر کئی مرتبہ گفتگو کرنے اور احکام قرآن اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ بعض حقائق و معارف انہیں سمجھانے اور واضح کرنے کی توفیق ملتی رہی الحمد للہ تعالیٰ۔

احباب سے درخواست ہے کہ مشرقی بحرالکاہل کے ان علاقوں کی ان گنت قوموں جو کہ عیسائیت کے چنگل و جال میں پھنسی پڑی ہیں کی ہدایت اور اسلام کی طرف رہنمائی و توجہ کے لئے دعا فرمائیں یہ عاجز خاکسار عرصہ سے ایک کرانک پرانی تکلیف میں مبتلا ہے۔ ایک مرتبہ اپریشن بھی ہو چکا ہے مگر کوئی خاص افاقہ نہیں ہوا۔ اس لئے اپنی صحت کاملہ کے لئے سب بزرگان اور احباب جماعت کی خدمت میں خاص دعا کی درخواست کرتا ہے۔

سائیکل سفر

مجلس خدام الاحمدیہ جھنگ صدر نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد بابت سائیکل سفر کی تعمیل میں ۳۸ میل کا سائیکل سفر اختیار کیا۔

مورخہ ۲۹ جون ½ ۴ بجے ۲۰ خدام ایک مقام پر جمع ہوئے اور پانچ وفود کی صورت میں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد تریمو ہیڈ کو روانہ ہوئے۔ یہ ہیڈ جھنگ صدر سے پندرہ میل کے فاصلے پر ہے اور یہاں دریائے جہلم چناب میں آملتا ہے۔ ہیڈ کی سیر کے بعد دوپہر کا کھانا خدام نے یہیں کھایا پھر اٹھارہ ہزاری کی طرف روانہ ہوئے جو ہیڈ سے چار میل کے فاصلہ پر ہے۔

دن بھر تفریحی پروگرام کے بعد خدام پانچ بجے شام واپس روانہ ہوئے۔ اور نماز مغرب تک بخیریت واپس پہنچ گئے۔ الحمد للہ۔

(ناظم صحت جسمانی جھنگ صدر)

درخواست دعا

محترم قریشی رشید احمد صاحب ایجنٹ اخبار الفضل سرگودھا گزشتہ پندرہ بیس دن سے آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے پریشان ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲) عاجز کا لڑکا عزیزم رشید الدین عمیر میڈیکل کالج سے ایم بی بی ایس فائنل کا امتحان ۱۵ر اگست سے دے رہا ہے۔ نیز میری بچی نے بی اے کا امتحان دیا ہے۔ ان دونوں کی امتیازی کامیابی کے لئے سب احباب سے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار صلاح الدین قیصر سرگودھا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ نصرت برائے خواتین
(ڈگری کالج) ربوہ
اعلان داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں گیارہویں کلاس (آرٹس و سائنس ہر دو مضامین) میں داخلہ کے لئے درخواستیں مجوزہ فارم پر ۱۸ اگست تک مع کیریکٹر و پیدائش کی اندراج الفصلی نمبروں کے سرٹیفکیٹ کے مطلوب ہیں۔ سرگودھا بورڈ کے علاوہ کسی اور بورڈ سے میٹرک پاس کرنے والی طالبات کے لئے متعلقہ بورڈ سے ٹرانسفر سرٹیفکیٹ لانا لازمی ہوگا۔ منتخب امیدوار طالبات کی فہرست ۲۶ اگست کو کالج نوٹس بورڈ پر لگا دی جائے گی۔ ہاسٹل کا انتظام موجود ہے۔ اعلیٰ تعلیم شاندار نتائج۔ پاکیزہ اسلامی ماحول۔ انٹرویو ۲۱ تا ۲۵ اگست ۷۳ء (۹ تا ۱۲ بجے روزانہ)

پرنسپل

۱۴۱۔2609

داخلہ گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ لاہور

داخلہ کے لئے مجوزہ فارم پر درخواست جو انسٹی ٹیوٹ کے دفتر سے -/۱ ادا کر کے مل سکتی ہے ۲۲/۸/۷۳ تک متعلقہ دفتر میں پہنچنی چاہیئے۔ بذریعہ ڈاک -/۱ کا پوسٹل آرڈر بحق پرنسپل صاحب نیز اپنے پتہ کا لفافہ ۱۰×۴ - ۲۰ پیسے کے ٹکٹ لگا کر بھیجیں۔

سہ سالہ کورسز:-

۱- الیکٹریکل ۲- مکینیکل ۳- سول ۴- آٹو اینڈ ڈیزل ۵- ریڈیو الیکٹرونکس
۶- ڈرافٹنگ و ڈیزائننگ ۷- ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ

شرائط: ریاضی۔ فزکس۔ کیمسٹری۔ انگلش۔ جیومیٹریکل و ٹیکنیکل ڈرائینگ میں میٹرک
عمر ۱/۹/۷۳ کو ۱۵ سال سے کم اور ۱۹ سال سے زیادہ نہ ہو۔
تمام سرٹیفکیٹس کی مصدقہ نقول شامل کریں۔

(ناظر تعلیم) (ڈیٹ ۵/۸/۷۳)

اعلان دارالقضاء

مکرم محمد اسلام خان صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم سید اسلام خان صاحب وفات پاچکے ہیں مرحوم کے نام قطعہ ۱۹/۱۷ واقع محلہ دارالیمن الاٹ ہے والد صاحب مرحوم نے قطعہ مذکورہ بالا ۱۹۶۵ء میں مکرم مستری محمد عبداللہ صاحب ولد چراغ الدین صاحب مرحوم کے پاس فروخت کر دیا تھا جس کی قیمت والد صاحب مرحوم نے عبداللہ صاحب سے وصول کر لی تھی۔

لہٰذا پلاٹ ۱۹/۱۷ واقع محلہ دارالیمن مستری محمد عبداللہ صاحب ولد چراغ الدین صاحب مرحوم کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔ وارثان کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

قابل فروخت پلاٹ

مکرم ناظم صاحب دارالقضاء و صدر انجمن احمدیہ کے فیصلہ مورخہ ۲۳/۵/۷۳ کے مطابق مکرم سرفراز خان صاحب مرحوم سابق کارکن نظارت بیت المال کا ملکیتی پلاٹ ۱۹/۳ واقع محلہ دارالعلوم جس میں ایک چھوٹا سا کمرہ بھی تعمیر شدہ ہے کو بذریعہ نظامت جائداد فروخت کئے جانے کا فیصلہ صادر شدہ ہے۔

اس پلاٹ کا رقبہ ۱۰۰ × ۷۰ فٹ ہے اور نہایت عمدہ جگہ پر واقع ہے زیر زمین پانی میٹھا ہے پلاٹ مذکور کو خریدنے کے خواہشمند احباب ملاحظہ فرما کر پلاٹ مذکور کی قیمت کے بارہ میں جلد تر اپنی پیشکش فرمائیں۔

ناظم جائداد
صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نمائندہ الفضل سے تعاون کرنے والے احباب
(۳)

ہم ان احباب کے شکرگزار ہیں کہ جو اپنے اپنے مقام پر نمائندہ الفضل مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کے ساتھ مل کر دیگر احباب کو الفضل کے خرید کرنے کی تحریک فرما رہے ہیں۔ حقیقت میں جو دوست الفضل کی اشاعت بڑھانے میں کوشاں ہیں وہ جماعتی فرض کے ادا کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے اجر عظیم کے مستحق ٹھہریں گے کیونکہ ان کی یہ مساعی اپنی ذات کے لئے نہیں ہے بلکہ سلسلہ حقہ احمدیہ کے لئے وہ اپنے اندر اخلاص اور قربانی کی روح رکھتے ہیں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مخلصین احمدی کو اپنی برکتوں اور فضلوں سے نوازے اور آئندہ بھی خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

گزشتہ دو اشاعتوں میں ہم نے نمائندہ الفضل سے تعاون کرنے والے احباب کے کچھ اسمائے گرامی دیئے ہیں۔ آج مزید چند احباب کے نام دیئے جاتے ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ

۱۔ مکرم آغا سیف اللہ خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ رحیم یار خان۔
۲۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب منہاس — رحیم یار خان
۳۔ " چوہدری محمد اشرف نسیم صاحب — صادق آباد
۴۔ " چوہدری محمد یٰسین صاحب صدر جماعت احمدیہ — صادق آباد
۵۔ " عزیز بشارت احمد صاحب — ڈھانڈی
۶۔ " چوہدری محمد شریف صاحب صدر جماعت احمدیہ — قاضی واہ
۷۔ " عزیز خالد رشید صاحب بٹ متعلم اسلامیہ کالج — سکھر۔ سندھ
۸۔ " قریشی عبدالرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ — سکھر۔ سندھ
۹ " عزیزان حامد رشید۔ ماجد رشید پسران مکرم عبدالرشید صاحب بٹ نہرل کالونی سکھر
۱۰ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ — سکھر۔ سندھ
۱۱ " شیخ منور احمد مظفر احمد صاحبان پسران مکرم شیخ عبدالرشید صاحب شرما صدر جماعت احمدیہ شکارپور
۱۲ " ارشاد احمد صاحب شکیب ایم اے جیکب آباد
۱۳ " ملک سردار خاں صاحب میونسپل روڈ جیکب آباد۔ سندھ
۱۴ " الحاج شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ
۱۵ " الحاج خلیفہ عبدالرحمن صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد کوئٹہ
۱۶ " مولوی عبدالرشید صاحب ارشد مربی سلسلہ احمدیہ — کوئٹہ
۱۷ " قمر الزمان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ — کوئٹہ
۱۸ " مرزا منظور بیگ صاحب رائس — کوئٹہ
۱۹ " عبدالمنان خان صاحب اسلام آباد — کوئٹہ
۲۰ " ناصر علی صاحب — کوئٹہ
۲۱ محترمہ عطیہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کوئٹہ — کوئٹہ
۲۲ " تسنیم کوثر صاحبہ متعلمہ بی ایس سی — کوئٹہ
۲۳ " حافظ محمد شریف صاحب انچارج حافظ کلاس — کوئٹہ

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

دعائے نعم البدل

خاکسار کا چھوٹا بچہ فصیح الدین بابر جو کہ بارہ سال کے وقفہ سے تین بچیوں کے بعد ۲۵ نومبر ۷۲ء کو پیدا ہوا تھا۔ مختصر سی علالت کے بعد یکم اگست کو وفات پا گیا ہے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں صبر جمیل کی توفیق دے اور نعم البدل عطا فرمائے۔ (رفیع الدین بٹ واہ کینٹ)

درخواست دعا: خاکسار کی والدہ صاحبہ کی ٹانگ میں عرصہ سے درد چلا آرہا ہے جس کی وجہ سے وہ چلنے پھرنے میں تکلیف محسوس کرتی ہیں۔ احباب سے شفا کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(عبدالشکور خان)

قائدین خدام الاحمدیہ کی توجہ کیلئے! ماہانہ کارگزاری کی رپورٹ بھجوانا قائدین مجالس کی اہم ذمہ داری ہے (مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ کے نواحی علاقے تباہ کن سیلاب کی لپیٹ میں آ گئے

ربوہ کے نشیبی علاقے بھی زیر آب آ گئے نظام جماعت اور خدام الاحمدیہ کی طرف سے وسیع پیمانے پر امدادی کام کیا گیا

ربوہ ۱۳ اگست۔ ربوہ اور اس کے نواحی علاقے ۱۰۔ ۱۱ اگست کو دریائے چناب میں شدید طغیانی کے باعث اچانک شدید سیلاب کی لپیٹ میں آ گئے جس نے ربوہ کے ارد گرد کے بہت سے دیہات میں سخت تباہی مچا دی۔ ربوہ کے نشیبی محلوں یعنی دار الصدر شمالی دار الصدر غربی فیکٹری ایریا اور دار الیمن میں بھی پانی حفاظتی بند کو توڑ کر داخل ہو گیا۔ اور اس ضمن میں محلہ جات کو سیلاب سے محفوظ رکھنے کے لئے جو ہر ممکن حفاظتی اقدامات کئے جاتے رہے وہ ناکام ثابت ہوئے۔

سیلاب آتے ہی امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خصوصی ہدایات کے تحت نظام جماعت نے اور بالخصوص خدام الاحمدیہ نے اس موقعہ پر ہر ممکن مساعی بروئے کار لا کر مردوں عورتوں بچوں بوڑھوں اور گھروں کے سامان کو محفوظ مقامات تک پہنچانے کی جان توڑ کوشش کی۔ احمدی نوجوانوں نے اپنی جانوں کو بھی سخت خطرات میں ڈال کر اس موقعہ پر گرد و نواح کے لوگوں اور ان کے سامان کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کی اور اس ضمن میں قربانی اور ایثار اور سخت محنت و مشقت کی متعدد قابل قدر مثالیں قائم کیں۔

نواحی علاقوں کے جو لوگ اور سڑک کٹ گئے راستے بند ہو جانے کی وجہ سے جبکہ افراد ربوہ میں رکنے پر مجبور ہو گئے ان کے لئے وسیع پیمانے پر کھانے اور رہائش کے انتظامات کئے گئے

ربوہ میں سیلاب کے خطرہ کی اطلاعات ملتے ہی امیر مقامی کی خصوصی ہدایات کے ماتحت خدام الاحمدیہ نظارت امور عامہ دفتر صدر صاحب عمومی اور مرکزی نظام کے دیگر ضروری شعبہ جات حرکت میں آ گئے۔ اور پوری کوشش کے ساتھ متوقع سیلاب سے بچاؤ اور سیلاب کی لپیٹ میں آنے والے علاقوں سے لوگوں کو نکالنے کی مساعی میں مصروف ہو گئے۔ اس سے قبل متواتر بارش کی وجہ سے ربوہ کے مختلف محلوں میں بالخصوص محلہ دار الیمن میں دیواریں اور مکانات گرنے کی وجہ سے جو نقصان ہوا اس کی تلافی کے لئے بھی متعدد تدابیر اختیار کی گئیں مکانات میں سے سامان نکالا گیا اور جن مکانات کو زیادہ خطرہ درپیش تھا انہیں خالی کرا کے لوگوں کو محفوظ مقامات پر پہنچا دیا گیا۔

قابل قدر امدادی کام

خطرناک سیلاب کی اطلاعات ملتے ہی ایک ریلیف کمیٹی تشکیل کی گئی جو محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم چوہدری بشیر احمد صاحب صدر عمومی اور محترم چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال کی مہتمم خدام الاحمدیہ مقامی پر مشتمل تھی۔ اس کمیٹی کی ہدایات کے ماتحت ربوہ کے ان نواحی دیہات میں خدام کی پارٹیاں روانہ کر دی گئیں جنہیں فوری خطرہ درپیش تھا۔ موضع کھوکھن کو چاروں طرف سے پانی نے گھیر لیا تھا۔ وہاں کے حالات کا جائزہ لینے کے بعد ٹرکوں پر دس کشتیاں روانہ کی گئیں جن پر سوار کرا کے کم و بیش ڈیڑھ صد افراد کو ایسی حالت میں نکالا گیا جبکہ احمدی نوجوانوں کو اپنی جانیں خطرہ میں ڈال کر قریباً تین میل تک پانی کی بپھری ہوئی مخالف لہروں کا مقابلہ کرنا پڑا۔

ربوہ کے نشیبی محلہ جات

۱۰ اگست کی رات کو سیلاب کے پانی نے کوٹ امیر شاہ اور دیگر ملحقہ دیہات کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اور اس کے بعد تیزی کے ساتھ سرگودھا روڈ اور ریلوے لائن کو توڑتا ہوا محلہ دار الفضل محلہ دار الصدر شمالی اور دار الصدر غربی میں داخل ہونے لگا۔ اور فیکٹری ایریا کی طرف بڑھنے لگا اسی وقت بذریعہ لاؤڈ سپیکر ربوہ کے خدام کو تحریک کی گئی کہ وہ فیکٹری ایریا میں پہنچ کر اس کے حفاظتی بند کی حفاظت کرنے کی کوشش کریں۔ چنانچہ اعلان سنتے ہی کثرت کے ساتھ وہاں خدام پہنچ گئے۔ جو رات بھر ڈیوٹی دے کر حفاظتی بند کی حفاظت کرنے کی کوشش کرتے رہے اور جہاں بھی شگاف پیدا ہوتا اسے پر کرتے رہے۔ لیکن رات کے پچھلے حصے میں پانی کی سطح حفاظتی بند سے بھی بلند ہو گئی۔ اور پانی فیکٹری ایریا میں بھی داخل ہو گیا۔ دوسری طرف محلہ دار الیمن کا حفاظتی بند بھی ٹوٹ گیا اور وہ بھی زیر آب آ گیا وہاں بعض مقامات پر ۵، ۶ فٹ گہرا پانی تھا۔ پانی کا کچھ حصہ اس محلہ سے سرگودھا روڈ کو عبور کرتا ہوا ریلوے لائن کی پلیوں میں سے باب الابواب اور محلہ دار النصر میں بھی پہنچ گیا۔ محلہ دار النصر کے احباب رات بھر بند بناتے رہے مصروف رہے۔ پانی بند سے ٹکرا کر دریا کی طرف جاتا رہا۔ جس کی وجہ سے محلہ کا بڑا حصہ پانی کی دستبرد سے محفوظ رہا۔

خدام الاحمدیہ پہلے کنستروں وغیرہ کے ذریعے ربوہ کے نواحی دیہات مثلاً کوٹ امیر شاہ کھوکھن۔ ڈلوور۔ چک منہاراں اور رجی وغیرہ سے لوگوں کو نکالتے رہے۔ اور پھر ربوہ کے متاثرہ محلہ جات دار الصدر غربی، شمالی۔ دار الفضل فیکٹری ایریا اور محلہ دار الیمن کے مکینوں کو اور ان کے سامان کو نکال کر محفوظ مقامات پر پہنچانے میں مصروف ہو گئے۔ ربوہ کے نواحی دیہات میں انہوں نے اپنی جانوں کو بھی خطرہ میں ڈالنے سے گریز نہ کیا۔ چنانچہ خدام کی متعدد پارٹیاں بپھری ہوئی پانی کی موجوں میں کئی میلوں کی مسافت طے کر کے دیہات سے لوگوں کو نکالتی رہیں۔ خدام کی بعض کنستر خود سیلاب کی زد میں آ کر کہیں سے کہیں پہنچ گئیں لیکن الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معجزانہ طور پر محفوظ رکھا بعض خدام کو کئی کئی گھنٹے متواتر پانی میں تیرنا پڑتا تھا کہ خطرات بڑھنے پر پانی کی لپیٹ میں آنے والے درختوں پر چڑھ کر انہیں بچانا پڑا لیکن ان تمام خطرات کا جرأتمندانہ وار مقابلہ کر کے انہوں نے سینکڑوں ایسی جانوں کو بچایا جو بری طرح سیلاب کی زد میں آ چکی تھیں اور بظاہر جن کے بچنے کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ اس سلسلے میں خدام نے بہادری دلیری جانفشانی اور جرأت و مردانگی کی متعدد ایسی مثالیں قائم کیں جو یقیناً آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب نوجوانوں کو اجر عظیم عطا فرمائے! اور انہیں اپنی حفاظت میں رکھے آمین

دوسری طرف ربوہ میں جو پناہ گزین بے سر و سامانی کی حالت میں پہنچے اور جن مسافروں کو راستے بند ہو جانے کی وجہ سے بسوں اور ٹرکوں سمیت یہاں رکنا پڑا ان کی مجموعی تعداد ہزاروں تک پہنچتی تھی۔ ان سب کی رہائش اور خوراک وغیرہ کا انتظام بھی مرکزی نظام کے ماتحت دار الضیافت میں مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب کی عمومی نگرانی میں کیا گیا۔ ربوہ کے انصار و خدام کے علاوہ ان طلباء و طالبات نے بھی کھانے کی تیاری میں اور اس کی تقسیم میں حصہ لیا۔ جو تعلیم القرآن کلاس کے سلسلے میں ربوہ آئے ہوئے تھے۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کی نگرانی میں خواتین بھی امدادی کام کرتی رہیں۔ چنانچہ انہوں نے کھانے اور روٹی کی تیاری اور مستورات میں ان کی تقسیم میں حصہ لیا اور امدادی سامان فراہم کر کے سیلاب زدگان کی مدد کی اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

موجودہ حالت

ربوہ کے محلہ جات میں سیلاب کا پانی ۱۰ اگست کی شب کو داخل ہوا اور ۱۱ اگست کی دوپہر کے بعد تیزی کے ساتھ کم ہونا شروع ہو گیا حتیٰ کہ ۱۲ اگست کو پانی خدا کے فضل سے بالکل نکل گیا اور جن احباب کو اپنے مکانات خالی کرنا پڑے تھے اور جن کے مکانات نسبتاً اچھی حالت میں رہے وہ اپنے اپنے مکانات میں سامان سمیت واپس جانے لگے۔ البتہ بہت سے مکانات بارشوں اور پھر سیلاب کی وجہ سے بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ کئی مکانات (بالخصوص خام اینٹوں سے بنے ہوئے) منہدم ہو گئے دیواریں تو ان ایام میں کثرت کے ساتھ گری ہیں لیکن احباب نے نمونہ صبر و تحمل کے ساتھ ان مصائب کو برداشت کیا اور باہمی تعاون اور تنظیم کے ساتھ ان کی تلافی کرنے کی کوشش کی ہے۔

ان ایام میں ربوہ ایک جزیرہ کی صورت اختیار کر گیا تھا جس کے چاروں طرف پانی تھا۔ ۱۰ اگست کی شب کو فیکٹری ایریا کے قریب ریلوے لائن میں کئی جگہ شگاف پڑ گئے اور ربوہ سے سرگودھا جانے والی سڑک بھی زیر آب ہو گئی جس کی وجہ سے سڑک اور ریلوے لائن دونوں کے راستے بند ہو گئے۔ دوسری طرف ربوہ چنیوٹ روڈ بھی بری طرح متاثر ہوئی اور کئی مقامات پر ٹوٹ چکی ہے اور چنیوٹ کے نشیبی محلہ جات بھی زیر آب ہیں۔ اب پانی کم ہو جانے کی وجہ سے جزوی طور پر ان راستوں پر آمد و رفت جاری ہو گئی ہے تاہم ابھی تک ٹریفک پوری طرح بحال نہیں ہوئی۔

دانت اور مسوڑھے

خراب ہوں تو خون پیپ اور بدبو کے ساتھ معدہ اور انتڑیوں میں پہنچ کر کئی بیماریاں پیدا کرتے ہیں۔

اینٹی پائیوریا۔ اینٹی کیریز۔ ٹوتھ کیور

دانتوں کا بہترین علاج ہیں

تفصیلی رسالہ مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶ ۴۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل۔